

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دائمی دین بنا کر بھیجا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء و رسولوں کا انتخاب کرتا رہا یہاں تک کہ اپنے آخری نبی محمد ﷺ کو چنا اور ان کے اسوہ کو سب سے بہترین اسوہ قرار دیا، پھر آپ کے اسوہ کی اتباع صحابہ کرام نے کی جس کی بناء پر انھیں ”رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ“ کہ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے کی خوشخبری سنائی۔ اور ان ہی کے متبع کو حق قرار دیا۔ اور بعد میں آنے والوں کو ان کا منہج اختیار کرنے کا حکم دیا جیسا کہ ذیل میں آنے والے نقاط سے ہمیں معلوم ہوگا۔

فصل: صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت

(۱) صحابہ رضی اللہ عنہم ہدایت پر تھے

صحابہ رضی اللہ عنہم جب اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئے اور نبی ﷺ کی زندگی میں ان کے نقش قدم پر چلتے رہے، یہاں تک کہ اسلام کے ہر اصول اور فروع کو اللہ کے رسول ﷺ سے انہوں نے سمجھا اور مکمل اسلام کی تفسیر بن گئے پھر نبی ﷺ کی زندگی میں اور آپ کے بعد بھی حق کے مقابلہ میں آنے والی تمام مشکلات کا انہوں نے سامنا کیا، یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام کو راسخ اور مضبوط کر دیا ساتھ ساتھ ہمیں اس بات پر بھی ایمان رکھنا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کی وفات کے بعد بھی آپ ہی کے بتائے ہوئے دین ”دین اسلام“ پر قائم رہے یہاں تک کہ خیر القرون کا ایک اور حصہ پورا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ

يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

تحقیق کہ اللہ نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (آل عمران ۱۶۳)

اس آیت میں اللہ نے کہا اس سے پہلے وہ گمراہی میں تھے جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تو آپ نے انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم سے پاک و صاف کر دیا اور اب وہ ہدایت پر ہیں

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ

وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَ سَاءَتْ مَصِيرًا.

اور جو شخص ہدایت کی راہ واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ (نساء: ۱۱۵)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ صحابہ کا منہج ہی ہر ایک کو اپنانا ہوگا کیونکہ وہی نبی کے دور کے مومنین ہیں اب جو ان کی راہ چھوڑ کر کہیں اور گیا تو وہ گمراہ ہو گیا لیکن یہاں ایک مسئلہ کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے:

مسئلہ: کیا کسی ایک صحابی کا اجتہاد جو صحیح حدیثوں کے یا صحابہ کی بڑی جماعت کی رائے کے خلاف ہو تو کیا وہ قبول ہوگا؟ جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین و تبع تابعین کے دور کے تعلق سے (یہاں تک کہ حدیثوں کے اکٹھا کرنے کا دور بھی آیا) امت متفق ہے اس بات کہ کئی کئی صحابہ تک حدیثیں نہیں پہنچیں تھی۔

جواب: ایسے وقت میں تنہا صحابی کے اجتہاد کو کثرت صحابہ کے عمل کے مقابلہ میں چھوڑ دیا جائے گا یا پھر اگر صحیح حدیث کے خلاف صحابی کا عمل ہو جیسا کہ ہم نے دیکھا ان تک وہ حدیث نہ پہنچی ہو تو ایسی صورت میں بھی صحابی کے عمل کو ترک کر دیا جائے گا۔ اور یہ ممکن ہے کہ ایک صحابی تک کوئی حدیث نہ پہنچی ہو اور اس کی کئی مثالیں احادیث میں موجود ہیں مثلاً:

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ.

فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فِدْعَى لَهُ
فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُوْمِرُ بِهَذَا
قَالَ فَأْتِنِي عَلَى هَذَا بَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ
فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا
فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُوْمِرُ بِهَذَا

فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَى هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالسَّوَاكِ

عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو شاید انھوں نے حضرت عمر کو مشغول پایا اور پھر لوٹ آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی ہے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دو، حضرت ابو موسیٰ کو بلوایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا، ایسا کام آپ نے کیوں کیا (کہ واپس چلے گئے) انھوں نے کہا: ہمیں ایسا ہی حکم دیا جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھے اس بارے میں دلیل پیش کرو ورنہ خیریت نہیں ہے، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ انصار کی ایک مجلس میں پہنچے (اور ان لوگوں سے پورا قصہ بیان کیا) مجلس والوں نے کہا: اس کی گواہی تو ہم میں سب سے کم عمر والا آدمی بھی دے سکتا ہے، اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور جا کر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس) گواہی دی کہ ہمیں اس کا حکم دیا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت مجھ سے مخفی تھی کیونکہ بازار کی مشغولیت نے مجھے اس سے غافل رکھا۔

(بخاری: ۶۹۲۰، الاعتصام بالکتاب والسنہ)

حافظ ابن حجرؒ نے وہ حدیث جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مکالمہ مانعین زکاة کے سلسلہ میں مذکور ہے اس کے ذکر کرنے کے بعد فرمایا: اس واقعہ میں یہ دلیل ہے کہ سنت کبھی کبھی بعض اکابر صحابہ پر بھی مخفی رہتی ہے اور جس سنت کی خیر ایک کم رتبہ کے صحابی کو بھی ہوتی ہے، اسی وجہ رائے یا اجتہاد اگرچہ وہ کتنا ہی قوی کیوں نہ ہو اگر وہ سنت کے مخالف ہے تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا، یہ نہیں کہا جائے گا کہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ چیز ان کو نا معلوم ہوئی ہو۔ واللہ الموفق۔ (فتح تحت حدیث: ۲۵)

(۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان اور اتباع رسول ﷺ

صحابہ یہ ایسے لوگ تھے جن کے سامنے قرآن نازل ہوا اور قرآن نے براہ راست ان سے خطاب کیا اس سے ہی صاف ہو جاتا ہے کہ ان کے ایمان میں کیا جذبہ اور کیا مضبوطی ہوگی یہ وہ جماعت ہے جس نے نبی ﷺ کے زیر سایہ تربیت پائی، آپ کے ایک ایک فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا، ان کے اتباع کا حال تو یہ تھا کہ حکم ہوتے ہی عمل صادر ہو جاتا جس کے متعلق بے شمار واقعات مشہور ہیں لیکن سب سے واضح اور مشہور تحویل قبلہ کا واقعہ ہے۔ جس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ
وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو جائیں جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابع اور کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے، گو یہ مشکل کام ہے مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت کرنے والا ہے۔

(۳) صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان کامل، باہمی رحم و کرم، عبادت گزاری، اور خلوص وللہیت کی دلیل اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوَرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی تلاش میں ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدے کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور یہی مثال انجیل میں ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ (فتح: ۲۹)

اس آیت میں اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی کئی نشانیاں بیان کی ہیں: (۱) محمد ﷺ کے ساتھی ہیں (۲) کفار پر سخت ہیں (۳) آپس میں رحم دل ہیں (۴) عبادت گزار ہیں (۵) اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی کے متلاشیہ ہیں (۶) عبادت کا یہ حال کہ ان کے چہرے پر اس کے نشانات ظاہر ہیں (۷) ان کی فضیلت اللہ نے دو آسمانی کتابوں میں بیان کیا ہے (رضی اللہ عنہم)

(۴) ((رضی اللہ عنہم)) اور ((علم مانی قلوبہم)) کے الفاظ میں صحابہ کی صداقت وعدالت پر

اللہ کی گواہی

اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ کرام کے لئے رضائے الہی کا سرٹیفکیٹ دیا جنہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ بیعت کی اور ساتھ ہی ساتھ ان کے اخلاص کی بھی شہادت دی اب جو بھی صحابہ کی دیانت اور صداقت میں شک کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا جب کہ اللہ ان کی صداقت کو ثابت کر چکا ہے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی نیز بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (فتح: ۱۸-۱۹)

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ حَدَّثَنِي جَابِرٌ

كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ يَوْمَ الْفُجْيَةِ

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ”جن لوگوں نے حدیبیہ کے روز نبی ﷺ سے بیعت کی وہ پندرہ سو صحابہ تھے۔ (بخاری: ۳۹۲۳: المغازی: غزوة الحبية)

(۵) مہاجرین اور انصار کے اخلاص کا ذکر اور ان کا نبی ﷺ کی مدد اور ایثار کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُمَوَّاهُمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا

وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ . وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ

وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(فنے کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں، اور ان کے لئے جنہوں نے اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے کہ) جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے۔
(بخاری: ۵۹۷۰-۸)

اخلاص یہ ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور فضل کی تلاش میں انہوں نے اپنے گھر کی اور مال کی قربانی پیش کر دی۔

(۶) تمام مہاجرین جنتی ہیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِمَقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ
یقیناً مہاجر فقراء جنت میں امیروں سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔ (اس حدیث میں مہاجرین چاہے مالدار ہوں یا فقیر دونوں کیلئے جنت کی بشارت موجود ہے)
(ابن ماجہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ) (حسن: ضعیف الجامع: ۱۸۸۶) (صحیح ابن ماجہ: ۳۳۲۷-۸ حسن)

(۷) انصار کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ
انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔
(احمد، ترمذی، نسائی: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۵)

اب ہم اپنے ایمان کا اندازہ کر لیں دل میں نفاق ہے یا ایمان۔

(۸) وہ دس صحابہ جنہیں جنت کی بشارت دی گئی

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ
وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ
وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

ابو بکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔
طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعد رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور
ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔
(احمد، الضیاء: سعید بن زید رضی اللہ عنہ) (ترمذی: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۰: صحیح)

(ان کے علاوہ کئی صحابہ ہیں جنہیں جنت کی بشارت ملی بلکہ صحابیات بھی ہیں لیکن دس کا ذکر اس لئے ہے کیونکہ ان دس صحابہ کو ایک ہی مجلس میں بشارت ملی تھی اس لئے انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں)

(۹) تمام لوگوں میں سب سے بہتر صحابہ ہیں جن کی عدالت خود نبی ﷺ نے بیان کی ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ
وَيَنْذُرُونَ وَلَا يُقُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمُّ

سب سے بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں عمران کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ آیا اس کے بعد ایک زمانہ کا ذکر کیا یا دو زمانوں کا یا تین کا پھر فرمایا: یقیناً تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہونگے جو گواہی دیں گے جب کہ ان سے گواہی طلب بھی نہیں کی جائے گی وہ خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹا پاٹا ہر ہو جائے گا۔

(بخاری: ۳۳۵۰، المناقب: فضل اصحاب النبی۔ اسی طرح مسلم میں ہے)

نبی ﷺ نے بعد کے زمانے کی کئی نرائیاں بیان کی اور اپنے زمانے کی تعریف کی جس میں صحابہ موجود تھے اسلئے سارے انسانوں میں انبیاء کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔

(۱۰) صحابہ کی نیکی اور غیروں کی نیکی کے درمیان فرق

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

تم میرے صحابہ کو گالی نہ دینا اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تب بھی وہ ان کے ایک مد یا آدھا صدقہ کے برابر نہیں پہنچے گا۔

(یعنی نہ کوئی شخص احد پہاڑ برابر سونا خرچ کر سکتا ہے اور نہ صحابہ کے مقام کو پہنچ سکتا ہے)

(احمد، متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی، ابوسعید رضی اللہ عنہ) (مسلم: ابن ماجہ: ابوبریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۱۰، صحیح)

(۱۱) صحابی کو گالی دینے کا گناہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ عام لوگوں کو گالی دینا فتنہ اور صحابہ کو گالی دینا لعنت کا سبب ہے اس شخص سے برا کون

ہوگا جس پر اللہ اس کے فرشتے اور دنیا کے تمام لوگ لعنت کریں دوسری بات یہ کہ صحابہ لعنت سے محفوظ ہیں۔

(طبرانی: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۲۸۵، حسن)

(۱۲) صحابہ کا اس دنیا سے چلا جانا امت کے لئے ایک بڑی مصیبت ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تَوَعَّدُ

وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ

وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِمَتِّي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے بچاؤ ہوں جب میں چلا جاؤں گا

تو میرے صحابہ پر بھی وہ آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ ہیں جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ

آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔
(احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح، ۶۸۰۰، صحیح)

(جس کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بدعت اور دین میں نیا نیا فتنہ ہے) ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ صحابہ فتنے سے محفوظ رہے۔

فصل: صحابہ رضی اللہ عنہم کے منہج کی پیروی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی آنکھوں کے سامنے اس اسوہ کو رکھا جس کی اتباع کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور جب صحابہ نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو ظاہری بات ہے کہ وہی اس اسوہ کی سب سے بہترین تشریح کرنے والے ہیں، اور جب وہی تشریح کرنے والے ہیں تو ہم پر بھی ان ہی کے منہج کی پیروی لازم ہے۔ اب جو کوئی ان کے منہج کے خلاف ہوگا وہ اسوہ رسول کی نافرمانی کرنے والا کہلائے گا اور جس نے اسوہ رسول کی نافرمانی کی گویا اس نے اللہ کے حکم کی نافرمانی کی۔

(۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ہی قیامت تک کے لئے میزان ہے

آج اگر کوئی نیا مسئلہ پیش آتا ہے تو ہم اس مسئلہ میں اجتہاد اسی طرح کریں گے جس طریقہ سے نبی ﷺ کے بعد جو مسائل پیش آئے ان میں صحابہ نے اجتہاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ

جیسا تم ایمان لائے ہو اگر وہ لوگ بھی ایمان لے آئیں تو وہ ہدایت پا جائیں گے۔ اور اگر وہ اعراض کریں تو دشمنی (خلاف) میں ہیں۔ (بقرہ: ۱۳۷)

اللہ نے قیامت تک کے لئے یہ میزان بنا دیا اگر کوئی اپنا ایمان پرکھنا چاہتا ہے کہ ایمان میں وہ کہاں تک کامیاب ہے تو وہ صحابہ کے ایمان کو دیکھے اگر صحابہ کی طرح ایمان لائے گا تو کامیاب ہوگا ورنہ اس کا ایمان اس کو کوئی فائدہ نہیں دیگا۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ صحابہ کا ایمان اللہ نے قبول کیا اسی لئے اللہ نے ان کے ایمان کو معیار بنا دیا۔

(۲) مہاجرین اور انصار کی فضیلت اور اس شخص کی فضیلت جو بھلائی کے ساتھ صحابہ کی اتباع کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

جو مہاجرین اور انصار سابق ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔ (توبہ: ۱۰۰)

انسان اگر کامیاب ہونا چاہتا ہے تو صحابہ کی اتباع کرے احسان کے ساتھ کیونکہ جو صحابہ کی اتباع کرے گا اللہ اس سے راضی ہوگا اور وہ بھی اللہ سے آخرت میں راضی ہو جائیں گے غور کیجئے اگر اللہ کی رضا چاہئے اور جنت چاہئے تو صحابہ کی اتباع لازم ہے بغیر صحابہ کی اتباع کے اللہ نہ راضی ہوگا اور نہ جنت دے گا اللہ ہمیں صحابہ کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۳) مومنوں کا راستہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ

نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

جو شخص ہدایت کا راستہ واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا، اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔
(نساء: ۱۱۵)

نبی ﷺ کے دور میں مومنوں کی جماعت میں صرف صحابہ ہی تھے اور اس دور کے کفار و منافقین کو اللہ مومنوں کی راہ اختیار کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ یہ جملہ واضح کر رہا ہے کہ ”مومنوں کی راہ“ سے مراد ”صحابہ کی راہ“ ہے۔

(۴) جس پر صحابہ متفق ہو جائیں وہی خیر ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ

فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ فَأَبْتَعَتْهُ بِرِ سَالَتِهِ

ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ

فَجَعَلَهُمْ وَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ

وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ سَيِّئٌ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تمام بندوں کے دل میں سے محمد ﷺ کے دل کو سب سے بہترین پایا، پس آپ کو اپنے لئے چن لیا اور آپ کو اپنی رسالت دے کر بھیجا پھر اپنے بندوں کے دل کو دیکھا تو صحابہ کے دل کو تمام بندوں میں سب سے بہتر پایا، تو انہیں اپنے نبی کا وزیر بنایا جو ان کے دین پر قتال کرتے ہیں تو یہ مسلمان جسے بہتر خیال کریں وہ اللہ کے پاس بہتر ہے اور جسے وہ برا خیال کریں وہ اللہ کے نزدیک برا ہے۔

(احمد، ۳۴۱۸) (حسن، الضعیف: ۵۳۳ ج ۲ ص ۱۷)

اللہ کے رسول ﷺ نے اس حدیث میں صحابہ کے دلوں کی صفائی اور ان کے اخلاص کی شہادت دینے کے بعد یہ فرمانا ”جسے مسلمان اچھا خیال کریں تو وہ اللہ کے نزدیک بہتر ہے اور جسے یہ برا سمجھیں تو وہ اللہ کے نزدیک برا ہے“ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مسلمان سے مراد صحابہ ہی ہیں اور صحابہ کبھی شر اور برائی پر اتفاق نہیں کر سکتے۔

(۵) ناجی فرقہ کی علامت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً

قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟

قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

میری امت تہتر فرقوں پر بٹے گی سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سی جماعت ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی۔
(ترمذی: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۵۳۳۳)

یہ تمام دلائل صاف طور پر وضاحت کرتے ہیں کہ صحابہ کے منہج کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور خاص طور سے یہ حدیث تمام مسلمانوں کو کامیابی کی راہ دکھاتی ہے کہ تم نبی کے طریقہ اور صحابہ کے منہج کو اختیار کر لو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر جنتی جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو تو وہی کام کرو جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے کیا۔